السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا شگون بد کوئی چیز ہے ؟ (2) کسی متعین تاریخ یا دن مہنیے کو منحوس جاننا یا کسی پرندے مثلا : کوّا، الّو وغیرہ کے مکان کی چھت پر یا مکان کے اندر، یا باہر قریب کے درخت پر بیٹھ کر بولنے کو منحوس خیال کرنا، اور بعض لوگوں کا خیال ہے کہ فلاں قسم کی جانور کا گھر میں رہنا باعث نحوست ہے۔ مثلا : فلاں فلاں نشان والا گھوڑا پالنے سے گھر میں بے برکتی و تزلی ہوتی ہے۔ اور فلاں فلاں رنگ والے گھوڑا، گائے، بیل باعث برکت ہوتے ہیں۔ (4) بعض لوگوں کا عقیدہ ہے کہ گھر یا دکان کی دہلیز کا فلاں فلاں رخ رہنا باعث تنزلی۔ اور فلاں فلاں رخ رہنا باعث برکت ہے۔

بعض لوگ فلاں تاریخ فلاں دن یا ماہ میں سفر کرنے کو نا مبارک خیال کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ آں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ : مکان گھوڑا، عورت میں نحوست ہوتی ہے،، (بخاری کتاب الطب باب الطیرة (7 26)، (5) مسلم کتاب السلام باب والفاَل (2225) 4 4 1747)

کیا یہ سچ ہے ؟ مہربانی سے ہر ایک پر خصوصاً مکان، گھوڑا، عورت، پر مفصل روشنی ڈالیں۔ عبدالحمید جویا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شرعاً شگون بد کوئی چیز نہیں ہے، بد شگونی درست اور جائز نہیں۔ پس بعض تاریخوں یا بعض مہینوں کو منحوس جاننا، یا بعض پرندوں کے گھروں پر بیٹھ کر بولنے کو منحوس خیال کرنا، یا بعض جانوروں کی سکونت کو منحوس جاننا، یا کسی خاص تاریخ یا معین دن یا مہنیے میں سفر کرنے کو نا مبارک سمجھنا، یا گھر دکان کی دہلیز کے فلاں رخ رہنے کو باعث تنزلی اور فلاں رخ کی رہنے کو باعث ترقی و برکت سمجھنا دست نہیں ہے۔ بہت سی حدیثوں سے یہ ثابت ہے کہ کسی چیز میں نحوست نہیں ہے۔ نہ مرد میں، نہ عورت میں، نہ گھوڑے میں، اور نہ کسی اور چیز میں اور بعض حدیثوں میں یہ وارد ہوا ہے کہ عورت، مکان، گھوڑے میں نحوست ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ اور ایک گروہ کا قول انھیں بعض حدیثوں کے موافق ہے، یعنی : یہ لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالی کے حکم سے اور اس کی قضا سے یہ تینوں چیزیں ضرور نقصان یا ہلاکت کا ظاہر ی سبب ہوتی ہیں، یعنی : یہ تینوں چیزیں بذاتہا و بطبعہا موثر نہیں ہیں اور ان میں ذاتی و خلقی طبعی نحوست نہیں ہے۔ ورنہ لازم آئے گا کہ کوئی عورت یا کوئی گھوڑا یا کوئی مکان باعث خیر و برکت نہ ہو، بلکہ موثر حقیقی و بالذات اللہ تعالی ہی ہے۔ مگر اللہ تعالی گاہے بعض عورتوں اور بعض مکانوں اور گھوڑوں کو ضرر یا ہلاکت کا سبب بنا دیتا ہے۔ یہ گروہ ان بہت سی حدیثوں کو جن سے مطلقاً نحوست کی نفی ثابت ہوتی ہے تاثیر بالذات اور شوم ذاتی، نحوست طبعی و خلقی کی نفی پر محمول کرتا ہے، اور جن بعض حدیثوں سے نحوست کا ان تینوں چیزوں میں ہونا مذکور ہے ان کی نحوست سببی عادی پر محمول کرتا ہے۔ اس گروہ کے سوا باقی تمام علماء کا قول ان بہت سی حدیثوں کے موافق ہے، جن سے مطلقا نفی ثابت ہوتی ہے یعنی : ان کا قول ہے کہ کسی چیز میں شوم و نحوست نہیں ہے نہ ذاتی نہ سببی، نہ عورت میں، نہ مکان میں اور نہ کسی اور چیز میں۔ اور جن احادیث میں ان تینوں چیزوں کے اندر نحوست کا ہونا مذکور ہے یہ لوگ ان کو ظاہر ی معنی پر محمول نہیں کرتے، بلکہ ان کی مختلف تاویل کرتے ہیں مثلا : یہ کہتے ہیں کہ عورت کی نحوست یہ ہے کہ بد خلق وسد مزاج نافرمانی ہو، یا اس کے بچے نہ پیدا ہوتے ہوں یا شوہر کے مزاج کے موافق نہ ہو۔ اور گھر میں نحوست ہونے سے مراد یہ ہے کہ تنگ ہو، پڑوسی اچھے نہ ہوں۔ اس جگہ کی آب و ہوا اچھی نہ ہو۔ یا مسجد سے بہت دور واقع ہو، اور گھوڑے کی نحوست یہ ہے کہ سرکش ہو، قابو میں نہ ہو۔ بہت گراں ہو، مقصد و غرض اس سے پورا نہ ہوتا ہو، پس کسی کو اس معنی سے منحوس جاننا کہ وہ بذاتہ نفع وضرر پہنچانے والی یا ہلاک کرنے والی ہے قطعاً ناجائز اور حرام ہے کیوں کہ یہ شرک ہے۔ ضار حقیقی و نافع حقیقی صرف اللہ تعالی ہے۔ اور امام مالک وغیرہ نے جس اعتبار سے عورت، گھر، گھوڑا میں نحوست مانا ہے وہ بھی اگرچہ شرک نہیں، اس لیے کہ وہ بھی موثر حقیقی اللہ ہی کو مانتے ہیں، صرف نحوست ہی کے قائل ہیں۔ لیکن اس بارے میں راجح مسلک جمہور کا ہے۔ جو کسی چیز میں نحوست مطلقا نہیں مانتے ہیں، اور نحوست ماننے والی حدیثوں کو ظاہر پر محمول نہیں کرتے ہیں بلکہ ان کی تاویل کرتے ہیں۔ (مصباح بستی رمضان 1372ھ)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 56

محدث فتویٰ